منزل کی جانب روانہ ہو گئے۔ باغوں میں غنچے چٹک کر پھول بن گئے اور لالے کو اس کا داغ حاصل ہو گیا۔ مراد یہ ہے کہ یہ محبت کا جذبہ ہی ہے جس کے طفیل کائنات کی ہر شے متحرک ہے اور اس میں زندگی کی لہر دوڑ رہی ہے۔

حقیقت حسن

خدا سے حسن نے اک روز یہ سوال کیا
جہاں میں کیوں نہ مجھے تو نے لازوال کیا
ملا جواب کہ تصویر خانہ ہے دنیا
شب دراز عدم کا فسانہ ہے دنیا
ہوئی ہے رنگ تغیر سے جب نمود اس کی
وہی حسیں ہے حقیقت زوال ہے جس کی
کہیں قریب تھا، یہ گفتگو قمر نے سنی
فلک پہ عام ہوئی اختر سحر نے سنی
سحر نے تارے سے سن کر سنائی شبنم کو
فلک کی بات بتا دی زمیں کے محرم کو
بھر آئے پھول کے آنسو پیام شبنم سے
کلی کا ننھا سا دل خون ہو گیا غم سے
چمن سے روتا ہوا موسم بہار گیا
شباب سیر کو آیا تھا، سوگوار گیا

① سے ④ معنی: تصویر خانہ: مراد دنیا۔ عدم کا فسانہ: یعنی دنیا کی کوئی حقیقت نہیں۔ اختر سحر: صبح کا تارا۔

مطلب: اقبال نے اس نظم میں حسن کی حقیقت اور اس کے اسرار پر سے پردہ اٹھایا ہے۔ اس حقیقت سے آگہی بقول ان کے ہر زندہ شے کے لیے ایک ایسی کی حیثیت رکھتی ہے۔ فرماتے ہیں حسن نے ایک روز خدائے ذوالجلال سے استفسار کیا کہ ہر شے پر قدرت رکھنے کے باوجود تو نے مجھے لافانی کیوں نہیں بنایا۔ تو خدا نے جواب دیا کہ یہ دنیا ہی میں نے ناپائیدار بنائی ہے۔ یہاں وہی شے خوبصورت اور حسین ہو گی جس کی زندگی مختصر ہو۔ زندگی تو تغیر اور تبدیلیوں کا نام ہے سو ہر زوال پذیر شے حسن سے عبارت ہے۔

④ سے ⑦ جس لمحے حسن اور خدا کے مابین یہ مکالمہ ہو رہا تھا تو چاند بھی کہیں قریب سے سب کچھ سن رہا تھا چنانچہ اس نے فوری طور پر یہ رازہائے درون پردہ جو اس پر آشکار ہوئے تھے ستاروں تک پہنچائے۔ جس کے سبب پورے آسمان پر یہ مکالمہ عام ہو گیا۔ صبح کے ستارے نے سحر کو، اور سحر نے ساری بات شبنم کو بتائی۔ یوں جو آسمان کا راز تھا وہ زمین کے باسیوں پر بھی منکشف ہو گیا۔ چنانچہ جس لمحے شبنم نے پھولوں کو حقیقت حسن سے آگاہ کیا تو وہ آبدیدہ ہو گئے اور کلی کا ننھا سا دل بھی اس کو سن کر پارہ پارہ ہو گیا۔ یہی نہیں کہ بلکہ اس کو سن کر موسم بہار بھی روتا ہوا چمن سے رخصت ہو گیا اور شباب بھی غم زدگی کے عالم میں منزل فنا کی جانب گامزن ہو گیا۔

Scanned by CamScanner